مکاتیب علامہ محمد زاہد کوثری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

...بنام... مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

(اکیسویں اور آخری قسط)

مکتوب:...... ۴۱

جناب شفیقِ روح، مختصِ فتوح (علمیہ)، علامہ غیور، ماہرِ علم، محقق، سید محمد یوسف بنوری **حفظه الله ورعاه، ووفقه وإيانا لكل ما فيه رضاه، ومتّع الأمة بعلومه الفياضة في خير وعافية، وأطال بقاءه في خير متزايد، وتوفيق متلاحق، آمين بجاه النبي الأمين -صلى الله عليه وسلم-** (اللہ تعالیٰ آنجناب کی حفاظت فرمائے، آپ اور ہمارے لیے اپنی رضامندی والے اُمور کی توفیق ارزاں فرمائے، اُمت کو بخیر وعافیت آپ کے علوم سے مستفید فرمائے اور بڑھتی خیر وبھلائی اور مسلسل توفیق کے ساتھ آپ کو طویل عمر عنایت فرمائے، نبی امین صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے یہ دعائیں قبول فرمائے)

''نصب الرأیة'' کا نسخہ اور آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ اس پہلو سے مجھے بے انتہا مسرت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آنجناب کو ان اطراف میں اشاعتِ علم کی عظیم توفیق مرحمت فرمائی۔ اللہ سبحانہٗ کے حکم سے آپ جیسا شخص اپنے گراں قدر اخلاص، بلند وبانگ مقاصد، وسعتِ علم، موزونیِ طبع اور خاندانی وجاہت کی بدولت ان علاقوں میں اللہ ورسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشنودی کے مطابق علم کی نشر واشاعت کی بڑی ضمانت ہے، نیز راہِ علم میں خرچ کے سلسلے میں اہلِ خیر کی فیاضی' اُن کے لیے دنیا وآخرت میں عزت وافتخار کا پروانہ لکھوائے گی، آپ کی قابلِ تعریف مساعی کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے (توفیقِ) مزید کا سوال ہے۔ نہایت احترام سے مبارک دعاؤں کی اُمید کے ساتھ جلیل القدر والدِ محترم کی دست بوسی کرتا ہوں۔

''فھارس البخاري'' کے متعلق آپ کی تحریر (۱) سے مجھے بے انتہا خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ کا شکر کہ اس کا آپ پر فضل ہے، اور علمِ حدیث کے اسرار ورموز اور ''الجامع الصحیح'' (صحیح بخاری) کی خصوصیات وامتیازات کے حوالے سے آپ کو عظیم علم مرحمت فرمایا، اس قدر وسیع علم اور دریائے علم کی اتھاہ گہرائیوں میں غوطہ زنی پر مسرت وشادمانی سے (چشمِ تصور میں) فضا میں اُڑنے لگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق اور علمی فیضان سے نوازے۔ (جامعہ میں طلبہ کے) امتحان کے نمونے (بظاہر سوالیہ پرچہ جات یا جوابی کاپیاں) بہت عمدہ ہیں، یونہی اخلاص واختصاص کے ساتھ طلبائے علم کی نشو ونما ہوگی۔

''نصب الرأیة'' ارسال کرنے پر بے حد شکرگزار ہوں، خرچ کی رقم آپ کے اشارے پر موقوف ہے، جب آپ حکم فرمائیں۔ مجلسِ علمی سے آپ کی مراد ڈابھیل کی مجلس ہے تو مستقبل میں اگر ضرورت پیش آئے تو وہاں کس سے رابطہ کیا جائے؟

''النکت''، ''التأنیب''، ''الترحیب''، ''الإمتاع''، ''اللمحات''، ''الحاوي''، ''الفَرق بین الفِرَق''، علامہ باقلانی کی ''إنصاف'' اور ''العقیدۃ النظامیة'' اور ان جیسی میرے پاس دست یاب کتابیں آپ کے اشارے کی منتظر ہیں، جب حکم فرمائیں میری جانب سے ہدیۃً پیش ہوں گی، البتہ ''نصب الرأیة'' کے حساب میں ادلے کا بدلہ ہوگا، اور ان شاء اللہ! مذکورہ کتب کے علاوہ ہوگا۔

آپ کی بابرکت دعاؤں کا متمنی ہوں میرے عزیز تر ومعزز تر بھائی!

آپ کا مخلص بھائی

محمد زاہد کوثری

۱۶ رمضان سنہ ۱۳۷۰ھ

پس نوشت: فاضل استاذ سید ابوالحسن علی ندوی حفظہٗ اللہ (۲) نے ہمیں دوبار شرفِ زیارت (۳) بخشا، اور آپ کے عطر بیز امتیازی اوصاف کے تذکرہ سے ہماری مجلس کو معطر فرمایا، صحت کے (دگرگوں) احوال کی بنا پر سہ بارہ زیارت نہیں کرسکا، موصوف بفضلِ خداوندی باتوفیق مصلح ثابت ہوں گے۔

حواشی

۱:- استاذ رضوان کی ''فھارس البخاري'' پر لکھا گیا یہ تعریفی مقالہ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی ''المقدمات البنوریة'' (ص: ۱۳۷-۱۴۳) میں چھپ چکا ہے۔

۲:- مولانا ابوالحسن علی بن عبدالحی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ: ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سابقہ رئیس، ماضی قریب کے مشہورِ زمانہ داعی ومفکر، مؤرخ وادیب، اور دسیوں مفید کتب کے مؤلف۔ لکھنؤ کے مضافات میں واقع شہرہ آفاق مقام تکیہ رائے

بریلی میں سنہ ۱۳۳۳ھ میں اس عالم رنگ وبو میں آنکھ کھولی، اور اسی بستی کی مسجد میں ۲۳ رمضان سنہ ۱۴۲۰ھ کو جمعے کے روز اعتکاف کے دوران سفرِ آخرت پر روانہ ہوئے۔ برصغیر کے علمی حلقوں میں مولانا علی میاں سے معروف ہیں، ان کی شخصیت وکردار اور خدمات پر بہت کچھ لکھا گیا، اردو وعربی میں کئی کتب ترتیب دی گئیں، اور بہت سے رسائل نے خاص نمبر شائع کیے، دیکھیے: ''الشيخ أبو الحسن علي الندوي كما عرفته'' شیخ یوسف قرضاوی، ''أبو الحسن علي الحسني الندوي: الإمام المفكر، الداعية الأديب'' ڈاکٹر سید عبدالماجد غوری، موصوف کی حیات میں ہی ان کی شخصیت وخدمات پر سنہ ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء میں ترکی کے صدر مقام استنبول میں ''رابطہ ادبِ اسلامی عالمی'' کی جانب سے ایک اعزازی سیمینار منعقد کیا گیا، اس سیمینار کے مقالات کا مجموعہ بھی کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔

۳:-مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے سفرنامے ''مذكرات سائح في الشرق العربي'' (ص:۵۷-۵۸ اور ص:۲۲۱) میں علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنی ملاقاتوں کا ذکر کیا ہے، اس کتاب کا اردو ترجمہ ''شرقِ اوسط کی ڈائری'' کے نام سے ''مجلسِ تحقیقات ونشریاتِ اسلام لکھنؤ'' سے چھپ کر عام ہو چکا ہے۔

مکتوب:...... ۴۲

جناب مولانا، علامہ، ماہرِ فن، صدر المدرسین، سید محمد یوسف بنوری حفظه الله ورعاه

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعد سلام! ''نصب الرأية'' موصول ہوگئی تھی، میں نے پشاور کے اس پتے پر آپ کو خط ارسال کیا تھا جو آپ نے پچھلے خط میں لکھا تھا، اور (اس میں) کتاب کی وصولی کی خبر کے ساتھ لکھا تھا کہ آپ کی طلب کا انتظار ہے۔ اس کتاب کی قیمت میرے پاس محفوظ ہے۔ ''فهارس البخاري'' پر آپ کی تحریر میں پاکیزہ جھونکوں سے مسرت ہوئی۔ طلبہ کے امتحان کے حوالے سے آپ کا طریقہ کار بھی عمدہ لگا۔ اُمید تھی کہ آپ نے اپنے والدِ جلیل القدر کو دست بوسی کے ساتھ میرا معطر سلام پہنچایا ہوگا، لیکن اُس خط کی وصولی کی اطلاع پر مشتمل جواب موصول نہیں ہوا۔ بہرکیف یہ خط آپ کے احوال کا اطمینان حاصل کرنے کے ساتھ اس غرض سے بھی لکھ رہا ہوں کہ آپ بلا تاخیر ''نصب الرأية'' کے بدلے اپنی مطلوبہ کتابیں مجھے لکھیے۔ کافی عرصہ پہلے آپ کو ایک پارسل بھیجا تھا، جس میں کچھ رسائل اور امام فخر (الدین) رازیؒ کے (بعض افکار کے) رد میں سراج (الدین) غزنوی ہندیؒ کی کتاب ''الغرة المنيفة'' کے چند نسخے تھے، معلوم نہیں وہ پارسل آپ کو موصول ہوا یا نہیں!؟

برادرم مولانا ابوالوفاء کے حوالے سے مجھے تشویش ہے؛ اس لیے کہ کافی عرصے سے خط وکتابت کا سلسلہ منقطع ہے، ان کے احوال کے متعلق آگاہ کرنے کی اُمید ہے۔ نیز استاذ احمد رضا بجنوری کے بارے بھی کوئی خبر نہیں، ان کی صحت وعافیت کے متعلق بھی لکھیے، میاں خاندان بھی

بخیر وعافیت اور علمی سرگرمیوں میں پیہم مشغول ہوگا۔

دار العلوم اسلامیہ ٹنڈو اللہ یار کے اخراجات کے حوالے سے اصحابِ خیر کی فیاضی سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ عز وجل سے دعا ہے کہ آپ کے جملہ اُمور میں برکت ڈالے اور علمی خدمات کے میدان میں اس درجہ کمال و جمال تک رسائی عطا فرمائے، جس کے آپ اور ہم آرزومند ہیں، بفضلہٖ تعالیٰ تمام کاموں میں آپ کا خلوص اس کی ضمانت ہے۔

میرے سردار! استاذِ جلیل! (خطوط کے) جواب میں تاخیر میں میری گرفت نہ کیجیے گا؛ (معروضی) احوال اس سلسلے میں میرے اعذار کو قابلِ قبول ٹھہرائیں گے، لیکن آپ کے حالات سے آگاہی میں انقطاع مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیر وعافیت کے ساتھ دائمی توفیق وراست روی سے نوازے۔ قبولیت کے مواقع کی نیک دعاؤں میں مجھے فراموش نہ کیجیے!

مخلص

محمد زاہد کوثری

ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۰ھ

شارع عباسیہ نمبر: ۱۰۴، قاہرہ

﴿ مکتوب: ...... ۴۳ ﴾

جناب صاحبِ فضیلت، اخلاقِ جمیلہ سے مزیّن، علامہ ماہر، سید محمد یوسف بنوری حفظه الله ورعاه، ونفع بعلومه الأمة، وأبقاه في خير وعافية (اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، آپ کے علوم سے اُمت کو فائدہ پہنچائے، اور خیر وعافیت کے ساتھ طویل عمر عنایت فرمائے)

وعلیکم سلام اللہ ورحمتہ

بعد سلام! آپ کا آخری گرامی نامہ موصول ہوا، جواب میں تاخیر کا باعث یہ ہوا کہ احباب کی بہتیری تلاش وکھوج کرید کے باوجود طبعات کی قدامت اور بازار میں نسخوں کی کمیابی کی بنا پر آپ کی مطلوبہ کتب ملنے میں تاخیر ہوئی۔

میرے پاس آپ کے ایک سو نوے (۱۹۰) مصری قرش (مصری کرنسی) امانت ہیں، آپ نے ''الرياض النضرة'' کے دو نسخے اور ''بداية المجتهد''، ''التبصير''، ''الإنصاف''، اور ''الأسماء والصفات'' کا ایک ایک نسخہ طلب کیا تھا، ہم کافی تگ ودو کے بعد ''الرياض'' کا صرف

ایک مستعمل نسخہ پچاس قرش میں حاصل کر پائے، ''التبصیر'' (کتب فروشوں کے ہاں) ختم ہو چکی ہے، بمشکل تیس قرش کا ایک نسخہ حاصل ہوا، ''الإنصاف'' بھی تیس میں ملی، ''بدایة المجتهد'' چالیس کی اور ''الأسماء والصفات'' پچیس کی دست یاب ہوئی، یوں مجموعی رقم (۱۸۵) قرش بنتی ہے۔ ایکسپورٹ دفتر کو رجسٹری ڈاک کے ستر (۷۰) قرش دیئے، اس طرح میرے پاس موجود آپ کی رقم سے پینسٹھ (۶۵) قرش کا اضافی خرچ ہوا، یہ (اضافی رقم) میری طرف سے ہدیہ ہے۔ تفسیرِ قرطبی کے اجزاء لگ بھگ بیس برس پہلے چھپے تھے، اس کے مطلوبہ حصوں کا حصول نہایت مشکل ہے، ممکن ہے کچھ انتظار کے بعد کتاب کا کامل نسخہ پندرہ (۱۵) مصری گنیوں سے زیادہ میں دست یاب ہو جائے۔ باقی ڈاک خرچ کا تو آپ کو علم ہے ہی کہ دگنا ہے۔ اپنی صحت کی (دگرگوں) حالت اور احوال کی ناموافقت کی بنا پر آپ کی اس فرمائش کو پورا کرنا میرے لیے آسان نہیں، چاہت ہے کہ (اس کتاب کو مہیا کرنے کے سلسلے میں) آپ مجھے معذور جانیں، جان خلاصی یا کاہلی وسستی کی بنا پر نہیں کہہ رہا۔

''نصب الرأیة'' کو وہاں (مجلسِ علمی، ڈابھیل، انڈیا) سے طلب کرنے کی وجہ بیان کرنے کا شکریہ، اب میں (حصولِ کتب کی خاطر) طلبائے علم کے لیے واسطہ بننا نہیں چاہتا، اس میں مجھے بہت مشقت ہو جاتی ہے۔

ہمیشہ آپ سے یہ آرزو رہتی ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں فراموش نہیں کریں گے، بینائی کی کمزوری اور عمومی طور پر ناسازیِ صحت کی بنا پر دو سال سے گھر سے باہر نہیں نکل پاتا، محض جمعہ کے لیے پڑوس میں واقع جامع مسجد تک بمشکل جاتا ہوں۔

خواہش ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی علمی خبروں کے حوالے سے بخل نہ فرمائیں گے؛ یوں مجھے انشراحِ صدر حاصل ہو جاتا (اور طبیعت کھل جاتی) ہے، مزید برآں جواب نہ لکھ سکوں تو میرا مواخذہ نہ فرمایئے گا۔ والدِ جلیل کی دست بوسی کرتا ہوں اور ان کی بابرکت دعاؤں کا متمنی ہوں۔ معزز میاں خاندان کو صدمہ پہنچنے سے مجھے تکلیف ہوئی، اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی غموں کو دور کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علمی خدمات کی خاطر آپ کو توفیق اور راست روی کے ساتھ طویل عمر عطا فرمائے۔

مخلص

محمد زاہد کوثری

ذوالحجہ سنہ ۱۳۷۰ھ

شارع عباسیہ نمبر: ۱۰۴، قاہرہ

پس نوشت: تین روز قبل کتابیں روانہ کردی گئی ہیں۔

مکہ کے استاذ محمود حافظ کا مصر آنا ہوا تھا، موصوف نے میرے بارے دریافت کیا اور ان کا نمائندہ میرے گھر کا پتہ معلوم کرنے بھی آیا، لیکن وہ خود تشریف نہیں لائے، شاید انہیں اچانک (واپسی کا) سفر پیش آ گیا۔

﴿ مکتوب:...... ۴۴ ﴾

جناب مولانا، علامہ یگانہ، محدثِ بے نظیر، سید محمد یوسف بنوری **حفظه الله ورعاه' وأطال بقائه فی خیر وعافیة' ونفع بعلومه المستفیضین بمنه وکرمه** (اللہ تعالیٰ آنجناب کی حفاظت فرمائے، خیر وعافیت کے ساتھ طویل عمر مرحمت فرمائے، اور اپنے کرم واحسان کی بدولت آپ کے علوم سے مستفیدین کو فائدہ پہنچائے)

وعلیکم سلام اللہ ورحمتہ وبرکاتہ

بعد سلام! آپ کا آخری والا نامہ وصول پایا، جس نے رقت وحوصلہ مندی اور ہر نوع کے فضل وکمال کا فیضان بخشا، دل ہی دل میں خیال آیا کہ کاش! میں (پچھلے خطوط میں) اپنے عام حالات ذکر نہ کرتا، یوں میں نے اپنے روحانی بھائی کو بے قرار کردیا، لیکن کیا کروں؟ احوال اس لیے بیان کیے، تاکہ آپ میری کوتاہیوں پر مجھے معذور جانیں، اپنے حالات کے تذکرہ سے میرا مقصد آپ کو تکلیف دینا ہرگز نہ تھا، بہرکیف میں تو اللہ کی اَن گنت نعمتوں میں لوٹ پوٹ ہورہا ہوں، لیکن عادتِ خداوندی جاری ہے کہ جسے لمبی عمر عنایت فرمائیں تو آخر عمر میں دوبارہ طفولیت کی جانب لوٹا دیتے ہیں، اور عادتِ الٰہیہ سے کوئی مفر نہیں۔

میری انتہائی آرزو تھی کہ کاش! آنجناب کی بعض خواہشات کی تکمیل میں تعاون کرسکتا۔ ''**نصب الرأية**'' کے نسخے موصول ہوچکے اور آپ کی خواہش پر میں نے انہیں ہدیتاً قبول کرلیا، اس کے برخلاف کر بھی نہیں سکتا تھا؛ سب جانتے ہیں کہ خاندانِ نبوت ہدایا میں کبھی بھی رجوع نہیں کرتے۔ امام علی زین العابدین -رضی اللہ عنہ- کی نسل کے شریف النسب ومعزز فرد کی جانب سے ملنے والے ایک قیمتی ہدیہ کا اُسے قبول کرکے شکریہ ادا کرنے کے سوا کوئی بدلہ نہیں ہوسکتا، اگرچہ میں فرزدق کے مقام کو کسی بھی طرح نہیں پہنچ سکتا، (۱) آپ کے قریبی دادا عارف باللہ مولانا آدم بنوری ہیں، جن کی بے پناہ سخاوت کی خبریں (روئے زمین کے) مختلف خطوں میں بکھری ہوئی ہیں۔ بہرکیف اللہ کی توفیق سے میں ان کتب کو ایسے مصارف میں صرف کروں گا جو آپ کے لیے آخرت میں بہت عظیم اجر وثواب کا باعث ہو۔

میری (صحت کی) جانب سے مطمئن رہیے؛ مقدّرات تو ہوکر رہیں گے، اور ان پر راضی رہنا چاہیے، میری لیے حسنِ خاتمہ کی دعا نہ بھولیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیر وعافیت امت کی (صلاح وفلاح کی) خاطر زندگی بخشے کہ آپ علومِ اسلامیہ کی خدمات اور علمائے مخلصین کی تربیت میں باتوفیق رہیں۔ وعلیکم سلام اللہ ورحمتہ وبرکاتہ

آپ کا مخلص بھائی

محمد زاہد کوثری

۲۰ محرم سنہ ۱۳۷۱ھ

شارع عباسیہ نمبر: ۱۰۴، قاہرہ

پس نوشت: والدِ جلیل القدر کے مبارک ہاتھوں کے بوسے کے ساتھ ان کی دعاؤں کا متمنی ہوں، عزیز احباب کو میرا اسلام، خط وکتابت میں کوتاہی ہو تو ان شاء اللہ! آپ مجھے معذور جانیں گے۔

حاشیہ

۱:- عربی کے معروف شاعر فرزدق نے امام علی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں مشہور قصیدہ کہا تھا، جس کا مطلع یوں ہے:

هٰـذا الـذی تـعـرف البطـحـاء وطـأتـهٗ

والبيـت يـعـرفـهٗ والحِلّ والـحـرم

''یہ وہ شخصیت ہے جس کے قدموں کی داب (اور چاپ) سے وادیِ بطحا بھی آشنا ہے، اور خانۂ خدا، حل وحرم سبھی ان سے واقف ہیں۔''

علامہ موصوف کے پیشِ نظر جملے سے اسی قصیدے کی جانب اشارہ ہے۔

مکتوب:...... ۴۵

مولانا، علامہ سید محمد یوسف بنوری حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جامعہ اسلامیہ (ٹنڈو اللہ یار) اور ڈابھیل میں آپ کے فاضل دوستوں، مولانا محدث عبدالرؤوف، مولانا محدث عبدالرشید نعمانی اور مولانا ابوالوفاء کے فاضل احباب- حفظہم اللہ- سبھی کو سلام!

بعد سلام! اشاعتِ علم کی جس راہ پر آپ گامزن ہیں، اس میں آپ کے لیے توفیق وراست روی کا متمنی ہوں، توقع ہے کہ خط وکتابت کا سلسلہ منقطع ہونے پر مجھے معذور جانیں گے۔ آپریشن کے بعد بینائی میرا ساتھ نہیں دے رہی۔ اللہ کا شکر ہے کہ ایسا نور (علم) مرحمت فرمایا جو اس راہ میں ہمارا

رہبر ہے، مجھ پر یکے بعد دیگرے امراض (کے حملے) جاری ہیں، جن کی مزید وضاحت کا احباب کو پریشان کرنے کے سوا کوئی باعث نہیں۔ خوشی وتکلیف (ہر حال) میں اللہ جل جلالہ ہی کا شکر ادا کیا جانا چاہیے، اور آپ سے حسنِ خاتمہ کی دعاؤں کا امیدوار ہوں۔

گزشتہ روز احباب نے (تفسیرِ) قرطبی کے بقیہ حصے بھی مکمل کردیئے، جو بذریعہ ڈاک اپنی طرف سے ہدیۃً روانہ کردیئے ہیں، اُمید ہے برادرانہ انداز میں بلاہچکچاہٹ قبول فرمائیں گے۔

میری صحت کا عمومی انحطاط آپ اور مولانا ابوالوفاء کو (خطوط کا) جواب دینے میں مانع ہے۔ بہرحال ہر ابتداء کی کوئی انتہا ہوا کرتی ہے، میری روح ہر خیر وبھلائی کی دعا گو رہتے ہوئے آپ کے ساتھ ہے۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا بھائی

محمد زاہد کوثری

جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۷۱ھ

شارع عباسیہ نمبر: ۱۰۴، قاہرہ

حاشیہ

۱:- مولانا محمد عبدالرشید بن محمد عبدالرحیم بن محمد بخش نعمانی رحمۃ اللہ علیہ: نسبی اعتبار سے راجپوت تھے، ۱۳۳۳ھ میں ہندوستان میں جے پور (راجستھان) میں ولادت ہوئی، وہیں پلے بڑھے، تقسیم کے بعد پاکستان کی جانب ہجرت کرکے کراچی میں فروکش ہوئے، امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت میں اپنے نام کے ساتھ نعمانی کی نسبت اختیار فرمارکھی تھی۔ مولانا حیدر حسن خان ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے اور ان سے خوب مستفید ہوئے۔ ان کے بھائی مولانا محمود حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی وتصنیفی کاموں میں بھی ہاتھ بٹایا۔ ماضی قریب میں ہندوپاک کے کبار محدثین میں شمار ہوتے تھے۔

والدمحترم حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گہرا تعلق تھا، اسی بنا پر ایک عرصے تک ہماری جامعہ کے شعبہ تخصص فی علوم الحدیث کے نگران رہے۔ ''لغات القرآن (اردو)''، ''الإمام ابن ماجۃ وکتابه السنن'' اور ''مکانة الإمام أبی حنیفةؒ فی الحدیث'' جیسی معروف ومشہور کتابیں تالیف کیں۔ بروز جمعرات ۲۹ جمادی الثانیہ سنہ ۱۴۲۰ھ کو کراچی میں ہی سفرِ آخرت پر روانہ ہوئے۔

دیکھیے: شخصیات وتاثرات، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ۔ نقوشِ رفتگاں، مفتی محمد تقی عثمانی اور ''الإمام ابن ماجۃؒ وکتابه السنن'' پر شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ کا مقدمہ، ص: ۱۵-۱۹۔ (انتہیٰ)

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....